# (۳۵)

# انسان بہت سے سوال کر کے اپنے آپ کو مشکل میں ڈال دیتا ہے

(فرمودہ ۱۴۔اگست ۱۹۱۴ء)

حضور نے تشہّد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد درج ذیل آیات کی تلاوت کی:۔

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖۤ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً قَالُوْۤا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۔قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ عَوَانٌۢ بَيْنَ ذٰلِكَ فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ ۔قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُهَا قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ ۔قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ اِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَيْنَا وَاِنَّاۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ ۔قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُوْلٌ تُثِيْرُ الْاَرْضَ وَلَا تَسْقِى الْحَرْثَ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيْهَا قَالُوا الْـٰٔنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ [1]

پھر فرمایا:۔

ایک ادب کا طریق اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کیلئے بیان فرمایا ہے۔انسان بہت سے سوال کر کے اپنے آپ کو مشکل میں ڈال لیتا ہے۔ یہاں فرمایا ہے ایک گائے کے ذبح کرنے کا یہود کو حکم دیا گیا تھا۔انہوں نے بجائے اس کے کہ حکم کی تعمیل کرتے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو

کہا کہ تم ہم سے ہنسی کرتے ہو اور بات کو قہقہہ لگا کر ہنسی میں ٹال دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ ہنسی کرنا جاہلوں کا کام ہے۔ کیا میں جاہل ہوں؟ انہوں نے کہا کہ پھر آپ بیان کریں کہ گائے کیسی ہو۔ حضرت موسیٰؑ نے فرمایا۔ کہ درمیانہ عمر کی ہو۔ نہ بوڑھی ہو نہ بچہ۔ پھر انہوں نے سوال کیا کہ اس کا رنگ کیسا ہو حضرت موسیٰؑ نے فرمایا۔ اس کا رنگ نہایت عمدہ ہو اور وہ خوبصورت گائے ہو۔ کہا کیسی گائے ہو۔ فرمایا وہ گائے کام میں نہیں لگائی گئی بے داغ ہے نہ ہل چلاتی ہے نہ کھیتی کو پانی پلاتی ہے۔ پھر انہوں نے اسے ذبح کیا لیکن عُذر معذرت برابر کرتے رہے اور مشکل سے اس حکم پر عمل کی توفیق ملی۔

مسلمانوں کو اس سے یہ بتلایا کہ تمہارے لئے بھی احکام نازل ہوں گے۔ تم بہت سوال مت کیا کرنا کہ جی یہ کام ہم کیوں کریں، اس میں کیا حکمت ہے اور اس کے شرائط کیا کیا ہیں۔ یہ ایسا کیوں ہے ایسا کیوں نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس بات کی ضرورت ہوگی میں خود بیان کر دوں گا۔ تم اگر خود شرائط بڑھاؤ گے اور سوال کرو گے تو تم کو دقتوں کا سامنا ہوگا اور تم مشکلات میں پڑ جاؤ گے۔

عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ فرماتے ہیں کہ میں دن کو روزہ رکھتا اور رات کو قیام کیا کرتا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ معلوم ہونے پر مجھے طلب فرمایا۔ اور فرمایا کہ یہ طریق ٹھیک نہیں ہے ایک ماہ میں تین دن روزے رکھا کرو اور پھر افطار کیا کرو۔ میں نے عرض کیا میں اپنے اندر اس سے زیادہ طاقت پاتا ہوں۔ آپ نے فرمایا پھر نبی اللہ داؤدؑ کا روزہ رکھا کرو۔ وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کیا کرتے تھے۔ میں نے عرض کیا میں اپنے اندر اس سے زیادہ طاقت پاتا ہوں آپ نے فرمایا نہیں۔ اس سے بہتر کوئی روزہ نہیں ہوسکتا۔ پھر جب یہ بوڑھے ہو گئے تو ان کو طاقت نہ تھی۔ کہتے ہیں پھر میں کہا کرتا تھا۔ کاش! میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم مان لیتا اور سوال نہ کرتا۔ لیکن مجبور ہوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وعدہ کر چکا ہوں اس لئے چھوڑ نہیں سکتا۲؎

جنگ اُحد میں جانے سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک خواب دیکھا کہ ایک گائے ذبح کی گئی ہے (یہاں بھی اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَۃً ہے) دوسرے یہ دیکھا کہ میری تلوار میں کچھ نقص ہے اور میں نے ایک مضبوط زرہ پر ہاتھ رکھا ہے۔ اس کی تعبیر آپ نے یہ کی کہ چند صحابہ مارے جائیں گے اور جنگ میں میرا کوئی رشتہ دار بھی مارا جائے گا۔ اور وہ زرہ مدینہ منورہ

ہے۔ پھر آپ باہر تشریف لائے اور صحابہ کو فرمایا کہ میرا ارادہ ہے کہ اندر بیٹھ کر ہی دشمن کا مقابلہ کریں۔ نوجوان صحابہ نے یہ بات نہ مانی اور عرض کیا ہم باہر نکل کر لڑیں گے کیونکہ لوگ ہمیں بزدل کہیں گے۔ آخر آپ صحابہ کے اصرار پر باہر نکلے۔ پھر صحابہ کو خیال آیا کہ ہم نے آپ کو مجبور کیا ہے۔ ایسا نہ ہو اس کا کوئی بدنتیجہ نکلے۔ پھر آپس میں مشورہ کر کے نبی کریم ﷺ کے حضور عرض کیا کہ ہم نے حضور پر بہت زور دیا ہے۔ حضور اب واپس تشریف لے چلیں۔ آپ نے فرمایا نبی ہتھیار باندھ کر نہیں رکھا کرتے ۳؎ بالآخر نتیجہ یہ ہوا کہ بہت سے صحابہ فتح ہونے کے بعد ذبح (شہید) ہوئے اور نبی کریم ﷺ کے رشتہ دار بھی شہید ہوئے۔ اگر شہر میں رہتے تو تیسری بات بھی پوری ہو جاتی۔

غرض بہت سوال پیش کرنے دکھ کا موجب ہوتے ہیں۔ جو شریعت کا حکم ہو یا جو نبی حکم دے وہ کرو۔ زائد بات مت طلب کرو کہ اس کا نتیجہ اچھا نہیں۔ نبی کریم ﷺ کا معمول تھا کہ آپ مانگ کر کسی عہدہ کو لینے والے کے سپرد کوئی عہدہ نہ کرتے کیونکہ آپ جانتے تھے کہ اسے کبھی اس کو پورا کرنے کی توفیق نہیں ملے گی، آپ تو فطرت انسانی کا بڑا مطالعہ رکھنے والے تھے۔ خدا تعالیٰ جسے آسانی دے وہ خود اپنے لئے تنگی کیوں اختیار کرے۔ دینے والا دیتا ہے، تم اس کو لینے سے کیوں انکار کرتے ہو؟ مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے سفر میں روزے نہ رکھنے اور نماز قصر کرنے کی اجازت دی۔ لیکن انہوں نے روزے رکھے اور نماز قصر نہ کی۔ بالآخر اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ان کو مشکلات پڑ گئیں اور سرے سے روزے اور نماز کو ہی ترک کر دیا۔ نہ گھر میں نہ باہر نماز پڑھی نہ روزے رکھے۔ یہ اجازت پر عمل نہ کرنے اور خود ساختہ شرائط پر چلنے کا نتیجہ ہے۔ بے حیا کا کام ہوتا ہے کہ جو کام (خواہ وہ کیسا ہی اچھا ہو) وہ نہ کرے، اس کو کہہ دیتا ہے کہ لغو ہے اور اس کے نہ کرنے پر پھر فخر کرتا ہے۔ زائد بات کے لئے کبھی سوال مت کرو ورنہ یہود جیسی حالت ہو جائے گی۔ صوفیاء نے لکھا ہے کہ یہ ان کے "اِنْشَآءَ اللّٰہُ" کہنے کا نتیجہ تھا کہ ان کو توفیق ملی ورنہ انہیں بالکل توفیق نہ ملتی۔

تو تم یاد رکھو کہ دین کا کام ہو یا دنیا کا ہو جتنا آسانی سے کر سکو کرو۔ شریعت کے حکم سے زائد اپنے اوپر مت ڈالو۔ باہر ایک جگہ سے رپورٹ آئی چندوں کے متعلق کہ یہاں کے لوگ کیا کرتے ہیں کہ چندے بہت بہت لکھواتے ہیں۔ پھر ایک دو ماہ ادا کیا اور بس۔ جب چھ ماہ گزر گئے تو ان کو اکٹھا کر کے کہا گیا۔ تو کہا اچھا۔ پچھلا تو جانے دو اور اب آئندہ کیلئے لکھواؤ۔

جب لکھوانے کا وقت آیا۔ تو کہا بھئی خوب بڑے بڑے چندے لکھواؤ۔ تھوڑے نہیں لکھوانے چاہئیں۔ لیکن ادائیگی کے وقت پھر وہی حالت۔ حضرت عائشہؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نسبت روایت کرتی ہیں کہ آپ کو ہمیشہ وہی بات پسند تھی جو تھوڑی ہو لیکن اس میں دوام ہو[۴]۔ تو تم جو کام اپنے ذمہ لو اتنا لو جو آسانی سے کر سکو اور اس میں دوام ہو۔ زیادہ کرو تو تمہارے لئے زیادہ ثواب کا موجب ہوگا۔ اور اگر تم بہت بڑا کام اپنے ذمہ لو یا ایک بڑے کام کا عہد کر لو۔ اور اسے کرو نہیں تو یہ تمہارے لئے عذاب کا باعث ہوگا اور تم الزام کے نیچے ہو۔

یہ قصہ اللہ تعالیٰ نے لغو نہیں سنایا۔ یہ تمہیں عمل کیلئے سنایا ہے۔ جتنا تمہیں حکم ملے وہ کرو۔ زائد سوال مت کرو۔ یہود کو حکم دیا گیا تھا کہ گائے ذبح کرو۔ انہیں چاہیئے تھا کہ وہ ایک خوب موٹی تازی گائے لے کر ذبح کر دیتے۔ وہ ثواب کے مستحق ہوتے لیکن انہوں نے خود اپنے اوپر قید بڑھائی۔ فرمایا۔ قریب تھا کہ وہ نہ کرتے تو تم اپنے لئے سہولت اختیار کرو اور جو کام تمہارے سپرد کیا گیا ہے اسے پوری طرح ادا کرو۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے کہ جو احکام ہمارے لئے مقرر ہیں ہم انہیں پورا کریں اور جو وعدے کریں ان سے بڑھ کر ان کا ایفاء کریں آمین ثم آمین۔

(الفضل ۲۰ اگست ۱۹۱۴ء)

۱؎ البقرۃ:۶۸تا۷۲

۲؎ بخاری کتاب الصوم باب حق الجسم فی الصوم

۳؎ سیرت ابن ہشام عربی جلد ۳ صفحہ ۶۸ مطبع البابی الحلبی مصر ۱۹۳۶ء

۴؎ بخاری کتاب اللباس باب الجلوس علی الحصیر و نحوہ